غفلت کے اسباب ومحرکات اور علاج

تحریر: حافظ عتیق الرحمٰن گورچانی (ایم فل اسلامیات)

مدیر جامعہ اصحاب صفہ ڈیرہ غازیخان

رابطہ نمبر:03135265617

انسان طبعی طور پر سستی و کاہلی، لاپرواہی و غفلت اور صرف نظر و بھول جانے کا بآسانی شکار ہو جاتا ہے اسی بنا پر اس کی رہبری و رہنمائی کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خالق کائنات نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور ان کو کتب ہدایت اور صحائف مقدسہ عنایت کیے۔ مرور زمانہ کے ساتھ انسان دنیا ومافیہا کی محبت کا جلد اسیر بنتے ہوئے دنیا و آخرت کی حقیقت و حیات انسانی کے بنیادی تقاضوں اور اختیار کیے گئے حرکات وافعال کی جوابدہی سے غافل وبے پرواہ ہو چکا ہے۔ موجودہ دور میں اس مرض سریع ومضر کے عوام وخواص سبھی کسی نہ کسی درجہ میں عادی بن چکے ہیں۔ ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس دیمک سے زیادہ تیز مرض کی تشخیص و علامات اور اس سے نبرد آزمائی و نجات کے لئے قرآن و سنت سے استفادہ کیا جائے۔

غفلت کا معنٰی و مفہوم

لفظ غفلت مختلف المعنیٰ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسان خواہشات نفس کی پیروی کرے، غفلت کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اس امر کا مرتکب انسان بھولے سے اس کا شکار ہو جائے یا قصداً بھی ہو سکتا ہے، اسی طرح غفلت کا معنی یہ بھی ہے کہ انسان حافظہ کی کمی و بیداری مغزی کے بنا اس بھول کا شکار ہو جائے۔ غفلت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس سے ملاقات کے استحضار سے غافل ہو۔ غفلت کا مرتکب انسان ہوا و ہوس، فانی وعارضی اشیاء میں محو ہوتا ہے وہ اپنے سبب تخلیق سے صرف نظر کر بیٹھتا ہے اور ایسے شخص کو واعظ کی نصیحت وزجر و توبیخ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتی۔ غفلت اور نسیان میں معمولی سا فرق ہے کہ غفلت کے ارتکاب میں انسان کا قصد وارادہ شامل ہوتا ہے جبکہ نسیان میں انسان کا عموماً عزم وارادہ شامل نہیں ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس نسیان پر شریعت نے کوئی نکیر و گرفت نہیں فرمائی جس میں انسان کو عزم وارادہ کا دخل ثابت نہ ہو۔

غفلت کا کلمہ قرآن کریم میں 35 سے زائد مرتبہ صیغہ فعل ماضی و فعل مضارع اور مصدر و فاعل کے اعتبار سے 25 بار مکی آیات اور 10 مرتبہ مدنی آیات اور 21 سورتوں میں لفظ غفلت استعمال ہوا ہے۔ لفظ غفلت کا استعمال اللہ جل شانہ نے دو مرتبہ محمود کے درجہ میں استعمال کیا اول ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر لگنے والے بہتان کو رفع کرنے کی خاطر۔ ارشاد ربانی ہے: "اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ "ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے انجان پاک دامن ایمان والیوں سے متعلق عیب جوئی کی ان پر اللہ کی لعنت ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (سورۃ النور 23) اللہ جل شانہ نے اس آیت کریمہ میں فرمایا ہے کہ ایمان والیوں کے حاشیہ خیال میں بھی گناہ کا تصور موجود نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ اس آیت کریمہ کی مصداق ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بالخصوص اور بالعموم امہات المؤمنین ہیں جبکہ بعض اہل العلم نے ہر اس عورت کو اس میں شامل کیا جو اپنی عفت و پاک دامنی کا اہتمام کرتی ہو۔ دوسری مرتبہ حضرت موسیٰؑ کے واقعہ میں بھی غفلت کا استعمال

محمود کے طور پر استعمال ہوا ہے کہ " وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا " شہر میں اسوقت داخل ہوئے جب وہ خواب غفلت میں مبتلا تھے۔(سورۃ القصص15)

اسی طرح غفلت سے متعلق احکامات شرعی بھی صادر ہوئے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ذات رسالتمآبؐ کو ارشاد فرمایا" وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا " ان لوگوں کی پیروی نہ کریں جن کے دل غافل ہو چکے ہیں ہمارے ذکر سے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی میں مصروف عمل رہتے ہیں اور وہ حد سے تجاوز کر چکے ہیں(سورۃ الکہف28)اسی طرح اللہ جل شانہ نے ذات رسولؐ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے "وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ " صبح و شام رب کو یاد کیا کرو الحاح وزاری کے ساتھ اور ڈر کر آواز کو بلند نہ کریں اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔(سورۃ الاعراف205)ان ہر دو آیات کریمہ میں غفلت کا ہادی عالمؐ کی طرف منسوب کیے جانے میں حکمت یہ ہے کہ اللہ جل شانہ عامۃ المسلمین پر یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ جب رسول خداؐ کو غفلت سے آگاہ و خبر دار اور دور رہنے کا حکم دیا جارہا ہے جبکہ آپؐ کے غافل ہونے کا شائبہ و احتمال تک موجود نہیں کہ نبی مکرمؐ معصوم اور طاہر وطیب ہیں سو عام مسلمانوں کو اس مرض مؤلم و مضر سے بطریق اولیٰ بچنا لازم وضروری ہے۔

غفلت کے کلمہ کو اللہ جل شانہ نے خود اپنی ذات سے بھی جوڑ کر بیان فرمایا ہے کہ " وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ " انسان جو کچھ بھی عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔(سورۃ الانعام:132)یعنی انسان کی زندگی کا ہر ایک پہلو اللہ تعالیٰ کی دسترس سے باہر نہیں ہے اور جو کچھ بھی انسان کہتا اور کرتا ہے اس سب کا حساب و کتاب اور اس کی جزا و سزا کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ضرور فرمائیں گے۔

غفلت کے اسباب و محرکات

غفلت کے اسباب و محرکات اور علامات و نقصانات انگنت ہیں جن کی تفصیل مختصر مقالہ میں درج کرنا ممکن نہیں ہے تاہم اہم اسباب و علل کو یہاں درج کیا جاتا ہے۔

اللہ کی یاد سے غفلت: اہل ایمان کی یہ جبلت ہے کہ وہ زندگی کے کسی بھی گوشہ میں بھی اللہ کی یاد سے غافل و بے نیاز نہیں ہوتا۔جو کوئی شخص اللہ جو کہ خالق و مالک اور عبادت کے لائق ہے اس کی یاد سے غافل ہو جائے تو اس سے بدتر انسان کوئی بھی نہیں ہو سکتا اور اللہ کے علاوہ جن کو بھی لوگ پکارتے ہیں وہ سب ان سے غافل ہیں۔ارشاد خداوندی ہے:" وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ "(سورۃ الاحقاف5)

عبادت میں غفلت: اہل ایمان پر لازم وضروری ہے کہ وہ عبادت میں محو و مصروف ہونے میں استحضار و خشوع و خضوع کی کیفیت سے سرشار ہوں جبکہ جو لوگ فرائض کی ادائیگی کو صرف سر سے اتارنے کی کوشش کرتے ہیں اور بددلی وریاکاری سے عبادت کرتے ہیں وہ عبادت مسترد کر دی جاتی ہے۔ارشاد ربانی ہے: " فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ،الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ " ہلاکت مقدر ہے ان نمازیوں کے لئے جو نمازوں کو بھول بیٹھے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اہل نفاق اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش

کرتے ہیں جبکہ وہ خود ہی دھوکہ کا شکار ہوتے ہیں اور جب نماز کیلئے قیام کرتے ہیں تو سستی و کاہلی اور لاپرواہی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ "اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى"(سورۃ النساء142)

احکام الٰہی سے اعراض: اہل غفلت میں یہ بھی مرض موجو ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سنجیدہ نہیں لیتے اور ان کی انجام دہی میں پہلو تہی سے کام کرتے ہیں یا پھر ان میں اپنی مرضی و منشا سے قطع و برید سے کام لیتے ہیں۔ نماز و روزہ اور قربانی و حج وغیرہ کے احکامات ربانی سے متعلق من چاہی تاویلات و تفاسیر باطلہ کر کے ان پر عمل داری سے منع کیا جاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے "وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ" بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہو چکے ہیں۔ (سورۃ یونس92)

گناہوں میں لذت کا احساس: جو شخص غفلت کے مرض کا اسیر ہو چکا ہوتا ہے تو اس کو گناہوں میں لطف و سرور حاصل ہوتا ہے اور نیک کاموں میں اس کا جی نہیں لگتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ"(سورۃ الاعراف،146) اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایمان والے گناہ کو پہاڑ کی مثل گردانتے ہیں کہ وہ ان پر وزنی بوجھ گر سکتا ہے جب کہ فاسق و فاجر انسان گناہ کے ارتکاب کو اس قدر ہلکا لیتا ہے کہ جیسے ناک سے مکھی کو ہٹانا۔

محرمات کا ارتکاب: غفلت کے اسیر لوگ محرمات کو اختیار کرنے میں شرمندگی و ندامت کے احساس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ ثبت ہو جاتا ہے اور جس قدر وہ زیادہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے دل پر اسی طرح داغ پڑتے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کا دل مکمل طور پر سیاہ ہو جاتا ہے پھر اس کو غلط و صحیح کے مابین تمیز و فرق سے تہی دامن ہو بیٹھتا ہے۔ آپؐ کا فرمان بھی ہے

نفس پرستی کا ارتکاب: قرآن کریم میں نفس پرستی کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہے کہ یہ مرض انسان کو اللہ کی یاد سے غافل و مستغنی کرنے کا موجب بنتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ"۔ اور کیوں نہیں کھاتے وہ کچھ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور بیان کر دیا گیا ہے کہ حرام کو تاہم حالت اضطرار میں اس کے استعمال کی اجازت ہے اور لوگوں میں بہت سے ایسے ہیں جو بنا جانے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ بیشک اللہ حد سے گزرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (سورۃ الانعام119)**

مال و اولاد اور دنیا سے محبت: غفلت کے اسیر لوگ مال و اولاد کی محبت اور دنیا کے اس قدر اسیر ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ کی یاد سے بے پروہ ہو بیٹھتے ہیں۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ**(سورۃ المنافقون9)

بری مجالس میں شرکت: اسلام میں بری صحبت اختیار کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے یہاں تک خود انسان اللہ کے حضور میں شکوہ بلب ہو گا کہ اے کاش کہ میں شیاطین جن و انس کو اپنا دوست و رفیق نہ بناتا کہ انہوں نے مجھے گمراہی و ضلالت میں دھکیل دیا ہے۔"یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا"(سورۃ الفرقان28)۔حدیث رسولؐ میں برے دوست کو بھٹی سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والا ضرور بالضرور سیاہی و گندگی سے داغدار ہو جائے گا۔اسی طرح جو کوئی شخص غفلت کا عادی ہو جاتا ہے تو شیطان اس پر سرعت سے اس پر حاوی ہو جاتا ہے۔ارشاد ربانی ہے""

فکر آخرت و یوم حساب سے غفلت: موت ایک اٹل حقیقت ہے جس کا سامنا ہر ایک انسان کو کرنا ہے اور پھر موت کے بعد دنیا کی زندگی میں اختیار کیے گئے ہر ایک عمل کی جوابدہی بھی لازم دینا ہو گی۔ہر ذی روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور قیامت کے روز انسان کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو کوئی شخص جہنم سے بچ کر جنت میں داخل ہوا وہ کامیاب ہو گیا دنیا کی زندگی صرف دھوکہ کا سامان ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ‌ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ؕ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَـنَّةَ فَقَدۡ فَازَ‌ ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ "(سورۃ آل عمران185)

اسی طرح اللہ جل شانہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ ان کو دنیا کی زندگی میسر آگئی تو بس وہ اس میں محو ہو گئے اور ان سے کچھ استفسار نہیں کیا جائے گا جبکہ ہم نے تم سے پہلوؤں کو بھی آزمایا اور مت کو بھی آزمائیں گے اور کھرے کھوٹے کو الگ کر دیا جائے گا۔"اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ"(سورۃ العنکبوت2)

غفلت سے نجات اور اس کا علاج

غفلت کے اسباب و علل کی معرفت کے بعد ضروری ہے کہ اس مہیب مرض قلب سے نجات حاصل کرنے کے لئے انسان کو عملی کوشش کرنی چاہیے تاہم اس سلسلہ میں چند اہم امور کی نشاندہی کی جاتی ہے جن کو اختیار کرنے سے انسان غفلت اور اس کے مشتقات کے مضمرات سے بچنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

اللہ کا ذکر: انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنا اوڑھنا بچھونا ذکر الٰہی کو بنائے کہ اس کے سبب انسان اطمینان و راحت قلبی میسر آتی ہے ارشاد باری عزوجل ہے۔"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"(سورۃ الرعد28)اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو ذکر کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ و مردہ جیسی ہے یعنی ذکر کرنے والا انسان زندہ ہے اور نہ کرنے والا مردہ ہے۔(بخاری6407)اہل ایمان کی صفت ہی یہ بیان کی گئی ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں۔"اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ "(سورۃ الانفال2)

تلاوت قرآن حکیم: غفلت جیسے مرض سے نجات حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ قرآن کریم کی تلاوت کرنا بھی ہے اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ قرآن کریم کو دیکھ کر اور زبانی روانی سے پڑھنا اچھی بات ہے اور باعث اجر و ثواب ہے مگر پیغام و کلام الٰہی کی حکمت و معرفت کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ترجمہ و تفسیر بھی سیکھنی چاہیے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب ایمان والوں کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔"وَاِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا"(سورۃ الانفال2)اسی طرح اللہ

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ﰉ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ "یعنی اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ایسا کلام جو ابتدا سے انتہا تک ہم معنی ہے اور اللہ سے خوف کھانے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اللہ کی یاد سے ان کے دل نرم پڑ جاتے ہیں۔(الزمر 23)

دینی تعلیم کا حصول: اہل ایمان پر لازم ہے کہ علم دین کو حاصل کرنے کا اہتمام کریں جب تک ان کے پاس علم و معرفت کا خزینہ نہیں ہو گا تو ممکن ہی نہیں کہ وہ غفلت کے اضرار سے خود کو محفوظ رکھ سکے۔ اسلام کا اولین رشتہ و تعلق اور گہرا ربط بھی تعلیم کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا کہ پہلی وحی میں علم کی فضیلت بیان کی گئی اور پھر فرمایا گیا کہ شناسا و ناآشنا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ "قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ "(سورۃ الزمر 9) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ لوگوں میں سے چند افراد ایسے ہونے چاہئیں جو دین کا فہم حاصل کر کے اپنی قوم کو اس سے واقف کرائیں۔ "وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۚ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ "(سورۃ التوبہ 122)

توبہ و استغفار: انسان خطا کا پتلا ہے اور لغزش و ٹھوکر کھانا اس کی کمزوری ہے تاہم گناہ و جرم کے ارتکاب کے بعد اس پر پشیمانی کا احساس کرنے والا ناامید و مایوس ہونے کی بجائے فوراً اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتا ہے۔ توبہ و استغفار کو افضل دعا بھی قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے "قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ "جو لوگ اپنی جان پر زیادتی کر چکے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے نومید ہونے کی بجائے توبہ کریں اور بیشک اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والا مہربان ہے۔ اور اللہ کے حبیبؐ نے فرمایا ہے کہ "التائب من الذنب کمن لاذنبہ لہ" گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔(سنن ابن ماجہ 4250)

الحاح وزاری پر مبنی دعا: انسان سے جب کبھی کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ رجوع الی اللہ کرے اور جب کبھی انسان اللہ تعالیٰ سے اپنی لغزش پر معافی مانگتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کے نا صرف گناہ معاف فرما دیتا ہے بلکہ ان گناہوں کو حسنات میں تبدیل فرما دیتا ہے "اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ "۔ خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرنے کا حکم بھی اللہ نے دیا ہے یہاں تک نبی رحمتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی انسان اللہ جل شانہ سے سوال نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ "من لم یسئل للہ یغضب علیہ"(سنن ترمذی 2686) دعا کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اس کے صدقہ سے قضا بھی رفع ہو جاتی ہے۔

باجماعت نماز: نماز ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کے اسلام میں شمولیت کے ساتھ سب سے پہلے لازم ہو جاتی ہے اور انسان کے مرنے کے بعد اولین حساب و کتاب کا آغاز بھی نماز سے ہو گا۔ رسول اللہؐ نے نماز کو دین کا ستون اور مومن کی معراج قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں نماز کو وقت پر ادا کرنے کا حکم ودیعت کیا گیا ہے۔ "اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا "(سورۃ النساء 103) اور رسول اللہؐ نے فرمایا جس کسی نے نماز پنجگانہ کا اہتمام کیا اور ان کی مواظبت اختیار کر لی تو اس کا نام غافل لوگوں کی فہرست میں درج نہیں کیا جاتا۔(مسند احمد 22704)

صدقہ وخیرات : جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے رزق وافر عطا کیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کی زکواۃ ادا کرے اور قرآن وسنت میں نماز کے ساتھ ہی زکواۃ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم ہر مسلمان کو دیا گیا ہے کہ وہ حسب استطاعت وطاقت اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر اپنا مال خرچ کرے۔ نبی مکرمؐ کا فرمان حضرت انس بن مالکؓ آپؐ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ نیک اعمال نقصان سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ صدقہ سے اللہ کی ناراضگی ختم ہوتی ہے، صلہ رحمی کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔(جامع صغیر 5023)اسی طرح آپؐ کا فرمان ہے کہ صدقہ بری موت سے بچاتا ہے اور مصیبت کو ٹالتا ہے۔(مستدرک صحیحین 6491)

دنیا سے بے رغبتی : دنیا کی زندگی کو عارضی وفانی بتایا گیا ہے اور دنیا کو دھوکہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جبکہ آخرت کی زندگی دائمی و ابدی ہے اور اس میں وہی لوگ سرخرو ہونگے جو دنیا کی زندگی میں تکبر و سرکشی اور نافرمانی سے اجتناب اختیار کرلیتے ہیں اور انہی پرہیز گاروں کی عاقبت سنور جاتی ہے۔" تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا-وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ "(سورۃ القصص 83)

موت اور فکر آخرت: فرائض ایمان میں سے اہم امر موت کا استحضار رکھنا ہے کہ انسان پر ہر وقت اس بات کا دھیان و تصور غالب رہے کہ اس پر موت نے طاری ہونا ہے اور اس سے کسی بھی طور پر فرار ممکن نہیں چاہے وہ جس قدر بلندی پر چڑھ جائے۔"اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ "(سورۃ النساء 78) اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ دانشمند انسان وہی ہے جو سب سے زیادہ موت کو یاد رکھتا ہو اور اس کے لئے تیاری کرتا ہو۔(سنن ابن ماجہ 4259)

غفلت کے مرض سے نجات حاصل کرنا ہر فرد مسلم پر لازم ہے کہ اللہ جل شانہ نے انسان پر اپنی نعمتوں اور عنایتوں اور مہربانیوں کی انگنت برسات کی ہوئی ہے، اس عالم میں انسان کو رب کریم کا شکر گزار ہونا چاہیے اور اللہ جل شانہ کی نشانیوں اور آیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسان کو اللہ سے خوف کھانا چاہیے اور اللہ کے حضور یوم آخرت میں حساب وکتاب دینے کا احساس رکھتے ہوئے زندگی کو بامقصد طور پر بسر کرنا چاہیے اور لہوولعب اور فضولیات وعبث سرگرمیوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور انسان کی غفلت ولاپرواہی کے نقصان میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر اور سورۃ طٰہٰ میں کو انتہائی سخت الفاظ میں بیان کیا ہے کہ غفلت کرنے والے و دین سے دوری اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی نظر رحمت وکرم سے محروم فرمائیں گے۔ الامان والحفیظ۔